بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم شنبہ

ایڈیٹر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱ | ۲۳ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۱۶ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ | ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۹½ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی ابھی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۶ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

ریزگاری کی مصیبت اور اس کے ازالہ کی صورت

آج کل پبلک کو کئی قسم کی دقتیں پیش آ رہی ہیں ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ حکومت عمداً اغماض سے کام لے رہی ہے۔ لیکن وجوہ خواہ کچھ ہوں۔ بہرحال ان کو دُور کرنا حکومت کا فرض ہے۔ اور پبلک حکومت سے انہیں دُور کرنے کا مطالبہ اگر نہ کرے۔ تو اور کس سے کرے۔ گندم، آٹا، چاول، کھانڈ، لکڑی، تیل وغیرہ اشیاء کو حاصل کرنے میں جو تکلیف اور مشکل ہے۔ وُہ معمولی نہیں۔ لیکن ان سب سے بڑھ کر مصیبت ریزگاری کی ہے۔ بازار میں چھوٹے سکے نایاب ہو رہے ہیں۔ اور عوام کو روزمرہ کی ضروریات کی خرید کے دوران میں سخت وقت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بلکہ بعض لوگ تو صرف اس وجہ سے اپنی ضروریات کی اشیاء حاصل کرسکنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کہ ریزگاری نہیں ملتی۔ دوکاندار صاف انکار کر دیتا ہے حالت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ کہ کسی دوکان سے سودا خریدنے جائیں۔ تو دوکاندار پہلے یہ سوال کرتا ہے۔ کہ پیسے ہیں؟ اگر نہ ہوں۔ تو بہت شاذ سودا دیتا ہے۔ بلکہ یہ مصیبت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ بعض اوقات سرکاری اداروں میں مثلاً ریلوے بکنگ آفس اور ڈاک خانہ وغیرہ میں بھی ریزگاری کے بغیر کام نہیں چلتا۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ بعض لوگ ناجائز طور پر چھوٹے سکوں کو اپنے پاس جمع کر رہے ہیں۔ ورنہ حکومت کی طرف سے یہ سکے بہت کافی مقدار میں بازار میں لاتے جا رہے ہیں۔ اور حال میں بعض شہروں میں جب پولیس نے لوگوں کی شکایات پر توجہ کی۔ تو اس کے نتیجہ میں گورنمنٹ کے اس خیال کی تصدیق ہوئی ہے۔ اور دوکانداروں سے چھوٹے سکوں کی کافی تعداد برآمد ہوئی ہے امرتسر میں ایک ہوٹل پر چھاپہ مارا گیا۔ تو نوے روپے کی ریزگاری برآمد ہوئی۔ ایک اور دوکان پر چھاپے کے نتیجے میں پونے چار سو روپیہ کی ریزگاری ہاتھ آئی۔ پشاور کی اطلاع ہے۔ کہ پولیس نے ایک دوکان سے ۳۸ سیر پیسے برآمد کئے۔ مدراس کی اطلاع ہے کہ وہاں بعض چھاپوں کے نتیجہ میں ۱۴۰۰ روپے کی ریزگاری حاصل ہوئی۔ خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ مدراس میں جب پولیس نے ہوٹلوں اور دوکانوں وغیرہ پر چھاپے مارنے شروع کئے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ قلیل عرصہ میں ۷۵ ہزار روپے کے چھوٹے سکے لوگوں نے بنکوں میں جمع کرا دیئے۔ اور اس طرح وہاں اس مشکل کے ازالہ کی صورت پیدا ہوگئی۔

یوں تو ہر چیز کا مشکل سے ملنا تکلیف دہ ہے۔ لیکن چھوٹے سکوں کی نایابی یا کم یابی تو خاص طور پر پریشان کن ہے۔ کیونکہ سب کچھ موجود ہونے کے باوجود انسان اپنی ضرورت کی چیز حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور ان چھاپوں سے جو حال میں مختلف مقامات پر پولیس نے مارے ہیں۔ یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ دوکانداروں کے پاس چھوٹے سکوں کی کمی ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ ایک شرارت ہے۔ جو بعض کوتاہ فہم اور تنگ نظر لوگوں کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے۔ کہ پولیس کی طرف سے اقدام اس مشکل کو حل کرنے میں ممد ہو سکتا ہے۔ پس چاہیئے کہ عوام کی بے حد پریشانی کے پیش نظر حکومت اس طرف توجہ کرے۔ اور ایسے لوگوں کے خلاف شدید اقدام کی ہدایات جاری کر دے۔

اس معاملہ میں پبلک کو بھی زیادہ ہوشیاری اور مستعدی سے کام لینا چاہیئے۔ جو لوگ ناجائز طور پر انہیں تکلیف میں ڈالنے کی کوشش کریں۔ ان کے متعلق چشم پوشی اور اغماض مناسب نہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق فوراً ذمہ وار افسروں کو توجہ دلانی چاہیئے۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ اس چھوٹی سی بات کو دُور تک کیا لے جانا ہے درحقیقت عوام کی یہی چشم پوشی کی ذہنیت اور صبر کے ساتھ ناجائز سے ناجائز مشکلات کو برداشت کر لینے کی عادت ہی ہے جس نے ان لوگوں کو بے باک اور دلیر بنا دیا ہے۔

حکومت پنجاب کی گندم فروشی

چند روز ہوئے ہم نے لکھا تھا۔ کہ کچھ عرصہ قبل حکومت پنجاب نے جو دس گیارہ لاکھ من گندم پانچ روپے من کے حساب سے خرید کی تھی۔ اسے وُہ اب بازار میں لانے والی ہے۔ لیکن اس کی قیمت بہت زیادہ ہوگی یعنی سات روپے سات آنہ من وُہ بیوپاریوں کو دیگی جو آگے اپنا نفع لگا کر بیچیں گے۔ اور اس طرح قریباً آٹھ سوا آٹھ روپے من آٹا غرباء کو مل سکے گا اور حکومت کو توجہ دلائی تھی۔ کہ غرباء کی شدید مشکلات کے پیش نظر وُہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔ اور اس قدر گراں نرخ پر گندم فروخت کرنے کا خیال ترک کر دے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ گندم مختلف ملوں کو دے دی گئی ہے۔ تا کہ آٹا پیس کر بازار میں آسکے۔ اور معزز معاصر "انقلاب" سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے اس کا نرخ چھ روپے چھ آنہ فی من تک کم کر دیا ہے۔ یعنی وُہ بیوپاریوں کو چھ روپے چھ آنہ من کے حساب سے گندم مہیا کر رہی ہے۔ جو آٹا مزید گراں کر کے فروخت کریں گے۔ لیکن یہ کمی قطعاً تسلی بخش نہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ حکومت اس گندم کی ذخیرہ داری اور انتظامات تقسیم کا خرچ زیادہ سے زیادہ آٹھ آنہ من منافعہ لگا کر پورا کر سکتی ہے۔ حکومت اس وقت تک جو کمی کر چکی ہے۔ اس پر شکریہ ادا کرتے ہوئے ہم پھر عرض کرتے ہیں۔ کہ یہ نرخ ابھی بہت زیادہ ہے۔ عوام کی شدید مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسے چاہیئے۔ کہ اس سٹاک کو زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ روپے من پر فروخت کرنے کا انتظام کرے۔

اس آٹے کی قیمت کے علاوہ ایک اور ضروری بات جس کا حکومت کو خاطر خواہ انتظام کرنا چاہیئے۔ وُہ اس کی تقسیم کا سوال ہے۔ آٹے کی یہ مقدار غالباً نئی فصل تک اہل صوبہ کی ضروریات کے لئے مکتفی نہ ہو سکے گی۔ لیکن اگر یہ مقدار بھی صحیح طور پر تقسیم نہ ہو سکی تو عوام بالخصوص غرباء کی تکلیف عارضی طور پر بھی کم نہ ہو سکے گی۔

تقسیم کا کام ایسے قابل اعتماد ہاتھوں میں ہونا چاہیئے جو ذاتی مفاد اور ذاتی تعلقات پر عوام کے مفاد اور آسائش کو مقدم کرنے کے جذبات سے عاری نہ ہوں۔ اور پھر اس بات کی پوری پوری نگرانی ہونی چاہیئے تا منافع اندوزی کے حریص لوگوں کی چالیں اور عیاریاں عوام کی آسائش و سہولت کی راہ میں حائل نہ ہو سکیں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

تحریکِ جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے۔ تمام جماعتوں اور افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا کا نشان

بندہ ۱۳ دسمبر ۱۹۴۲ء کو سخت بخار میں مبتلا ہوا۔ ڈاکٹر کا علاج کراتا رہا۔ ۱۲/۲۲/۴۲ کو بخار اتر گیا۔ مگر اسی رات بواسیر کا سخت حملہ ہوا۔ حالت مایوسی تک پہونچ گئی۔ ۲۳ کو احباب جماعت جلسہ کے لئے تیار ہو لئے۔ تو میں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے مفصل خط دیا۔ ۲۵ کو ضلع منٹگمری کی ملاقات کا وقت تھا۔ اسی شب ۱۱ ۔ ۱۲ بجے تک بندہ سخت تکلیف میں مبتلا تھا۔ نہ بیٹھ سکتا۔ نہ لیٹ سکتا۔ اچانک ایک دو منٹ کے لئے میری آنکھ لگ گئی۔ جاگ اُٹھنے پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ میری تکلیف بالکل جاتی رہی ہے۔ گویا کہ یہ بیماری مجھے ہوئی ہی نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ حضور والا کی دعا سے میری بیماری کا نام و نشان نہیں رہا۔ اس کے بعد غیر احمدی دوست جو بیمار پرسی کے لئے باہر سے چکوں سے آتے تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ کس دوائی سے فائدہ ہوا۔ تو میں نے بتایا۔ کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا سے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار باغ دین نائب ذیلدار از چک $\frac{۳}{11.L.}$ ڈاکخانہ $\frac{۱۳}{11.L.}$ ضلع منٹگمری

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر بحرالکاہل کانفرنس کے متعلق

لنڈن ۱۱ جنوری ۱۹۴۳ء آج پونے چھ بجے شام آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بحرالکاہل کانفرنس کے متعلق بی۔ بی۔ سی سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ یوں تو یہ کانفرنس کئی سالوں سے قائم ہے۔ اور بحرالکاہل کے مختلف ممالک میں اس سے قبل اس کے سات سشن منعقد ہو چکے ہیں۔ مگر ہندوستان کو اس سے قبل اس میں شرکت کی دعوت کبھی نہ ملی تھی۔ جنگ سے قبل جاپان اس کا اہم ممبر تھا۔ اس میں کل گیارہ ڈیلیگیشن شامل ہوئے تھے۔ اور مختلف ممالک سے ان لوگوں کا کینیڈا میں جمع ہو جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ مختلف ممالک میں اتحادیوں کا سلسلہ رسل و رسائل پر قابو ہے۔ جس وقت ہم کینیڈا میں پہونچے۔ وہاں شدید برف باری کا موسم تھا۔ جس جگہ یہ کانفرنس ہوئی۔ وہاں اس کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔ قریباً ڈیڑھ سو لوگ کئی روز تک اس جگہ ایک انٹرنیشنل فیملی کی صورت میں مقیم رہے۔ ہر ڈیلیگیٹ نے اپنا نام اور اپنے ملک کا نام سینہ پر آویزاں کر رکھا تھا۔ اور جو جس کے پاس چاہتا بیٹھ جاتا اور بات چیت کر سکتا تھا۔ صرف اتنا ضروری تھا۔ کہ اپنا اور اپنے ملک کا نام بتا دے۔ اسی طرح دُوسرا بھی کرتا اور بات چیت شروع ہو جاتی۔

کانفرنس کا ایجنڈا زیادہ تر بحرالکاہل کے خطہ میں واقع ممالک کی ملٹری۔ سوشل اور اکنامک حالت سے تعلق رکھنے والے امور پر مشتمل تھا۔ اگرچہ جنگ کے بعض پہلو بھی زیر بحث آئے۔ مگر زیادہ تر امور کا تعلق امن اور جنگ کے معاً بعد کے انتظام وغیرہ سے تھا۔ مثلاً یہ کہ جنگ کے بعد جاپان کی پوزیشن کیا ہوگی۔ نیدرلینڈ ایسٹ انڈیز کی کانسٹی ٹیوشنل پوزیشن کیا ہوگی۔ اس وقت جو ممالک جاپان کے قبضہ میں ہیں۔ ان کے انتظام کی بعد از جنگ کیا شکل ہوگی وغیرہ وغیرہ

آنریبل چودھری صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ ہندوستان کا ڈیلیگیشن بہت سے ممالک سے گزر کر آیا۔ ہم عراق۔ فلسطین۔ مصر۔ سوڈان۔ بلجین کانگو۔ نائجیریا۔ گولڈ کوسٹ۔ جنوبی امریکہ کے کئی ممالک۔ اور پھر یونائیٹڈ سٹیٹس سے ہوتے ہوئے وہاں پہونچے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ آئینہ میں

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

خوش نصیبی سے ملا ہے ہم کو آئینہ ترا	جس میں آتا ہے نظر عشاق کو نقشہ ترا
وہ جبیں تیری کشادہ نور گیر و نور بار	تیری بیداری میں بھی وُہ دیدۂ خفتہ ترا
تیرے رُخساروں پہ وہ نورِ خدائی کی چمک	مسکراتے پھول کی مانند وہ چہرہ ترا
وہ حنائی بال تیرے سیدھے سیدھے ریشمی	وہ کشادہ اور وحیٔ حق سے پُر سینہ ترا
وہ کلامِ پاک تیرا وہ دُعاؤں کا اثر	غیب کی خبروں سے مالامال گنجینہ ترا
گندمی رنگ اور وہ تا گوشِ بالوں کی لٹک	وہ حدیثوں کے مطابق ہو بہو حلیہ ترا
مصلحِ موعود اور محمُود ہے تیرا پسر	تو نظر آتا ہے اس میں ہے یہ آئینہ ترا
بند کرلیں جس نے آنکھیں آئینہ کی کیا خطا	گر نظر آئے نہ اس کو آئینہ میں نقشہ ترا

بادۂ عرفاں پیئے جا صحبتِ محمُود میں
ساقی جب تیرا ہے گوہر سے میخانہ ترا

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعتہائے احمدیہ لائل پور۔ سرگودھا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء کی نئی گندم کے نکلنے کے وقت تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو۔ تو گندم منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

"الفضل" کی اعانت

جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن ان احباب میں سے ہیں جنہیں الفضل سے خاص اُنس ہے۔ آپ الفضل کی اشاعت کو بڑھانے کی ہمیشہ کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں آپ نے کئی ایک خریدار مرحمت فرمائے۔ حال میں آپ نے اپنی گرہ سے رقم ادا فرما کر دو اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا۔ اور ایک دوست کے نام روزانہ الفضل۔ اللہ تعالیٰ جناب سیٹھ صاحب کو اس صدقہ جاریہ کا بہت بڑا اجر عطا فرمائے۔ امین

خاکسار منیجر الفضل

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کے لئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہے گا اور نفع لائیگا۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

بقیہ روایات ابو عبد اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی

(۱۴)

ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے نکلے تو خاکسار اور چند آدمی اور بھی حضور علیہ السلام کے ساتھ ہوئے ۔ ان میں سے ایک شخص مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹی بھی تھے انہوں نے چلتے ہوئے مجھے کہا ۔ کہ چونکہ حضرت اقدس آپ کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے ہیں ۔ اس لئے عرض کریں ۔ کہ پہلی تفسیریں تو کچھ ساقط الاعتبار ہو گئی ہیں حضور قرآن کریم کی مکمل تفسیر لکھ دیں چنانچہ میں نے یہی بات حضرت اقدس کے حضور عرض کر دی اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حافظ صاحب جو آیات میرے راستے میں قابل تفسیر یا قابل بیان آئیں ۔ ان پر موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق لکھ دیا ہے ۔ آئندہ زمانہ میں اور معترض پیدا ہوئے تو ممکن ہے ان کا جواب دینے کے لئے خدا تعالےٰ اپنے کسی بندہ کو کھڑا کر دے :

(۱۵)

ایک دفعہ کا ذکر ہے ۔ کہ آجکل جس مکان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رہتے ہیں ۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دہقانوں کو جمع کر کے یہ تقریر فرمائی کہ میں نے ہائی سکول اس لئے قائم کیا تھا کہ لوگ وہاں سے علم حاصل کر کے مخلوق خدا کو تبلیغ حق کریں ۔ مگر افسوس کہ لوگ انگریزی پڑھ کر اپنے کاروبار میں لگ جاتے ہیں ۔ اور میرا مقصد حاصل نہیں ہوتا ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ایک خالص دینی مدرسہ قائم کیا جائے کوئی ہے جو خدا کے لئے اپنے بچہ کو اس سکول میں دینی تعلیم دلوانے کے لئے داخل کروائے ۔ خوش قسمتی سے اس وقت میرا بڑا بیٹا عبید اللہ مرحوم سات آٹھ سال کا میرے پاس ہی موجود تھا ۔ میں نے اسی وقت اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت اقدس کے سپرد کر دیا ۔ حضور علیہ السلام نے اسی وقت میاں فضل دین سیالکوٹی مدرسہ کے چپڑاسی کے ہاتھ میں عبید اللہ کا ہاتھ پکڑا کر فرمایا ۔ کہ اس کو مدرسہ میں لے جا کر داخل کروا دو ۔ الغرض وہی عبید اللہ اسی مدرسہ میں مولوی فاضل بن کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے عہد میں ماریشس تبلیغ کے لئے بھیجا گیا ۔ جو ۲ سال وہاں تبلیغ کر کے واصل باللہ ہو گیا ۔ اور جس کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے " ہندوستان کا پہلا شہید " خطاب پایا ۔ اللھم اغفرہ وارحمہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ رسوم شادی کے بارہ میں

اسلام نے ہر اچھی اور مفید رسم کو جائز قرار دیا ہے ۔ اور اسے قائم کیا ہے ۔ مگر انسان اپنی عاقبت نااندیشی کے سبب بعض ایسی رسوم کو اپنے اوپر ڈال لیتا ہے ۔ کہ مصیبت میں پڑ جاتا ہے ۔ اس طرح خدا کی منہیات میں قدم رکھ کر گنہگار رہتا ہے ۔ اور اس کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے ۔ خدا کا نبی آ کر ان امور کی اصلاح کرتا ہے ۔ اور لوگوں کو جادہ اعتدال پر قائم کر دیتا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے یامرھم بالمعروف و ینھٰھم عن المنکر و یحل لھم الطیبٰت و یحرم علیھم الخبٰئث و یضع عنھم اصرھم والاغلٰل التی کانت علیھم (اعراف) کہ آپ لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں ۔ اور برائی سے روکتے ہیں ۔ پاکیزہ چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں ۔ اور بری اور مضر چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں ۔ اور ان سے ان کے بوجھ اور وہ چیزیں جو ان کے گلے کا ہار بنی ہوئی ہیں اتارتے ہیں ۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمان کہلانے والوں کو اسلام کا صحیح راستہ بتایا ۔ اور یہی راہ نمائی فرمائی ۔ اور ایک جماعت قائم کی ۔ جو لوگوں کے لئے نمونہ بنے ۔ مگر ابھی تک ہماری جماعت میں ایسے احباب پائے جاتے ہیں ۔ جو ناواقفیت سے ایسے امور کا ارتکاب کرتے ہیں ۔ جو شرعاً درست نہیں اور شادی وغیرہ کے موقعہ پر ایسی بے جا رسوم کی اتباع کرتے ہیں ۔ ایسے احباب کے پیش نظر گزشتہ مجلس مشاورت پر نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز پر سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو فیصلہ فرمایا نظارت ہذا اس کو تمام احباب کی آگاہی کے ساتھ شائع کرتی ہے ۔ اور جماعتوں کے عہدہ داران سے امید رکھتی ہے ۔ کہ وہ فیصلہ سے اپنی اپنی جماعت کے تمام احباب کو واقف کر دیں گے ۔ اور نگرانی رکھیں گے اور جو لوگ خلاف ورزی کریں ۔ انکی مرکز میں رپورٹ کریں ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فیصلہ یہ ہے ۔ (ا) جہیز اور بری دکھانے کی قطعی ممانعت ہے (ب) لڑکی والوں یا لڑکے والوں کی طرف سے علاوہ مہر کے کپڑوں اور زیورات کی شرط یعنی تعیین کا مطالبہ ممنوع قرار دیا جاتا ہے (ج) شادی کے موقعہ پر مہندی اور اسکی متعلقہ جملہ رسوم جو رائج ہیں

پروفیسر عبد المجید خاں صاحب ایم اے کا مکتوب اور اس کا جواب

چند روز ہوئے ۔ اخبار الفضل میں ایک مقالہ شائع ہوا تھا جس کے متعلق پروفیسر عبد المجید خاں صاحب ایم اے لاہور کا ایک مکتوب اس ہدایت کے ساتھ موصول ہوا ہے ۔ کہ اسے بغیر قطع و برید کے شائع کرایا جائے ۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق اسے بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد اس کا مدلل جواب بھی درج کیا جا رہا ہے (ایڈیٹر)

پروفیسر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ :-

" مکرم و محترم جناب مولوی رحمت اللہ خاں صاحب !

السلام علیکم ۔ الفضل مورخہ ۸ ۔ جنوری ۱۹۴۳ء صفحہ ۱ پر " بے جا تعریف اور غلط مدح سرائی " کے عنوان سے آپ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے ۔ اس مضمون کے دوران میں آپ نے گزشتہ سال کے پورنماشی نمبر میں سے " شیر پنجاب " کا حوالہ دیتے ہوئے دو تین سطور نقل کی ہیں ۔ اور وہ یہ ہیں " حضرت گورو نانک کو پیغمبری کا رتبہ ملا " اور " مذہب وہی ہے ۔ جو حضرت عیسےٰ ۔ موسےٰ ۔ کرشن ۔ محمد اور بابا نانک نے پیش کیا ہے " !

نامعلوم آپ نے بابا نانک کے متعلق میرے الفاظ کس لئے درج کئے ہیں ۔ صرف دو نتیجے اخذ کئے جا سکتے ہیں ۔ یا آپ کو میرے الفاظ سے اتفاق ہے ۔ یا آپ مجھ سے متفق نہیں ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ کسی ذی ہوش سلیم الطبع اور علمی طور پر باخبر مسلمان کو میرے ان الفاظ پر جو آپ نے درج یا نقل کئے ہیں کبھی اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ میرے لئے بے حد حیرت کی بات ہے ۔ کہ آپ جیسا کہنہ مشق مدیر اور فاضل بزرگ اُن کو بے جا تعریف ، اور غلط مدح سرائی " تصور کرے ۔ نہ ہی میرے الفاظ میں بے جا تعریف ہے ۔ اور نہ ہی غلط مدح سرائی ۔ بلکہ عین اظہار حقیقت ہے ۔ امر واقعہ یہی ہے ۔ اگر آپ یہ خیال کریں کہ بابا نانک کو پیغمبری کا رتبہ نہیں ملا ۔ تو یہ آپ کی بھول ہے ۔ نہیں نہیں ، نہ صرف بھول ہی ہے ۔ بلکہ سراسر گمراہی ہے ۔ آپ کو غالباً معلوم نہیں ہے ۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور نے اپنے آخری پیغام یعنی " پیغام صلح " مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء میں بابا نانک کو " ملہم " اور " ہندو دھرم کا آخری اوتار " مانا ہے اُردو کی کوئی لغات اٹھا کر دیکھئے " اوتار " کے معنے پیغمبر رسول اور نبی ہیں ۔ اگر وحید عصر اور فرید دہر مقدس آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے بابا نانک کو " اوتار " کے لفظ سے یاد فرمایا ۔ تو بندہ ناچیز کونسی " بے جا تعریف اور غلط مدح سرائی " کا مرتکب ہوا ۔ ہاں میں نے حق کا اعادہ ضرور کیا ہے ۔

اب میرا دوسرا فقرہ ملاحظہ فرمائیے یعنی " مذہب وہی ہے ۔ جو حضرت کرشن ۔ موسےٰ ۔ عیسےٰ ۔ محمد اور بابا نانک نے پیش کیا " ! خدا جانے اس دنیا میں تعصب کی اندھی اور نفرت کا جھکڑ کب بند ہوں ۔ نظر کی کمی اور قلب کی تنگی غضب ڈھا رہی ہیں ۔ بندہ پرور ۔ کیا یہ درست نہیں ہے ۔ کہ دنیا میں فطری مذہب ایک ہے ۔ کیا یہ درست نہیں ہے ۔ کہ فطرت انسانی کا مذہب اسلام ہے ۔ برائے کرم سورۃ " الروم " (۳۰/۳۰) غور سے پڑھیئے ۔ کیا یہ بھی ٹھیک ہے ۔ کہ سب انبیاء اور راستبازوں کی ایک ہی جماعت ہے ۔ یعنی وہ ایک ہی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ برائے نوازش بنظر تعمق دیکھئے سورۃ " الانبیاء " (۲۱/۹۲) کیا یہ حدیث مستند اور صحیح نہیں ہے کہ اس دنیا میں ہر ایک بچہ پیدائش کے وقت مسلم ہوتا ہے ؟ یقیناً مذہب وہی ہے یعنی قائم رکھنے والا دین وہی ہے ۔ جو کرشن ۔ موسےٰ ۔ عیسےٰ ۔ محمد اور بابا نانک نے پیش کیا ! جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ۔ اسلام صرف انہی کا مذہب یا اسلام انہی کے لئے نہیں ہے ۔ سب سے زیادہ خوبی تو اسی دین اور مذہب میں ہو سکتی ہے ۔ جو فطرت کے مطابق ہو ۔ بشری وحدت کو تسلیم کرتا ہوا اپنے اندر جہانگیر اخوت اور عالمگیر جاذبیت رکھے ۔ اس کا روئے سخن اور اس کی اپیل ہر کس و ناکس ہر کہ ومہ ہر ذی حس و ذی نفس کے لئے ہو کیا آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے فیضان معرفت سے مستفیض ہونے کے بعد یہ کہنے کی جرات رکھتے ہیں کہ بابا نانک کا مذہب سرور کائنات نبی اکرم حضرت محمد صاحب کے مذہب سے مختلف تھا ؟ یا حضرت کرشن کا مذہب حضرت موسےٰ سے مختلف تھا ؟ مختلف اوقات میں مختلف اقوام میں یا ممالک میں شرع اور منہاج علیحدہ علیحدہ یا گوناگوں ہو سکتے ہیں فروعات جدا جدا اور بوقلموں ہو سکتے ہیں ۔ زبانیں مختلف ہوں ۔ خط و خال اور تراش خراش میں فرق ہو ۔ جیسے طبیعی دنیا میں سورج ایک ہے اسی طرح روحانی انوار کا منبع بھی ایک ہی ہے ۔ لہٰذا مذہب دین راستہ ۔ صراط اور طریقہ بھی دراصل ایک ہی ہے ۔ سچ ہے ۔ " اختلافات مذاہب حیلہ اوہام است و بس " اور " بہر مذہب کہ باشی باش بخشندہ نکوکار " !

نیک خوئی اور نکوکاری اچھے اخلاق اور اچھے عمل ہی سے مذہب پرکھا جاسکتا ہے۔ تمام انبیاء اور راستبازوں کے عمل غیر معمولی طور پر اعلیٰ اور ارفع تھے۔

احقر۔ عبدالمجید خاں (پروفیسر) مہتم ۱۷

جواب

پروفیسر صاحب نے اپنے اس خط میں اس خیال کا اعادہ کیا ہے کہ فی الواقعہ حضرت باباناک صاحب کو پیغمبری کا رتبہ ملا تھا۔ بلکہ آپ نے اس کے انکار کو سراسر گمراہی قرار دیا ہے قطع نظر اس سے کہ علمائے اسلام کا اس کے متعلق کیا خیال ہے ہم اسقدر عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ پروفیسر صاحب کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ازروئے تعلیم اسلام ہر نبی اور رسول کے لئے اپنی نبوت اور رسالت کا دعویٰ کرنا ضروری ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ ائمہ اسلام نے بھی اس کی صراحت کی ہے۔ مثال کے طور پر ہم عقائد کی مشہور کتاب "نبراس" کا حوالہ درج ذیل کرتے ہیں:- "فاما نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فلانہ ادعی النبوۃ واظھر المعجزۃ وکل من ادعی (النبوۃ) واظھر (المعجزۃ) فھو نبی" (صفحہ ۴۳۶) یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے نبی ہیں کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور معجزات دکھائے اور ہر وہ شخص جو دعویٰ نبوت کرے اور معجزات دکھائے وہ نبی ہے اس کے علاوہ قرآن کریم اس بات پر شاہد ہے کہ ہر ایک پیغمبر نے الہام الٰہی کے ماتحت دعویٰ کیا اور لوگوں کے سامنے اپنے منصب رسالت کو بار بار پیش کیا۔ لیکن حضرت باباناک صاحب کی تعلیم کا بغور مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا جس سے آپ کا پیغمبر یا نبی ہونا ثابت ہو سکے۔ اس صورت میں کسی دوسرے کا آپ کو نبی قرار دینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے اور آپ کو بانی مذاہب کی فہرست میں شامل کرنا بیجا تعریف اور غلط مدح سرائی نہیں تو اور کیا ہے حضرت باباناک صاحب خود اپنے مقام اور منصب کو سب سے زیادہ سمجھتے تھے۔ اگر ان کو خدا تعالےٰ کی طرف سے پیغمبری کا رتبہ ملا ہوتا۔ تو یقیناً یقیناً وہ اس کا دعویٰ کرتے۔ کسی ہستی کو پیغمبری کا رتبہ دینا لوگوں کا کام نہیں بلکہ یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ پس اگر حضرت باباناک صاحب نبی یا رسول ہو کر آئے ہوتے تو ضرور آپ بین الفاظ میں لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ نبوت پیش کرتے۔ کیونکہ ازروئے تعلیم قرآن شریف سنت الانبیاء علیہم السلام یہی ہے۔ لیکن یہاں تو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ مسٹر میکالف اپنے سکھ اتہاس میں جس کو سکھ علماء نے ایک مستند تاریخ تسلیم کیا ہے لکھتے ہیں کہ حضرت باباناک صاحب نے ولی قندھاری کو مردانہ کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ

"میں تو خدا تعالےٰ کا ایک چھوٹا سا جیو ہوں اور سنت ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا" (سکھ اتہاس گورمکھی ترجمہ شائع کردہ کھلواڑی کمیٹی صفحہ ۵۷) یاد رہے کہ گیانی شیر سنگھ صاحب نے "سنت" لفظ کو "گورو" کے معنوں میں بھی تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہو گورو گرنتھ اور پنتھ صفحہ ۹۶ اور "گورو" لفظ کو آپ کے سکھ لٹریچر میں اسی شان کا بیان کیا ہے۔ جو اسلام میں نبی اور رسول کے لفظ کی شان ہے یعنی "گورو" نبی اور رسول لفظ کے قائم مقام ہے۔ ملاحظہ ہو گورو گرنتھ اور پنتھ صفحہ ۲۵ ایسے ہی یہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ یہاں پر سنت لفظ تمام معنوں میں نہیں بلکہ ایسے معنوں میں ہے جس کا دعوے سے تعلق ہے۔ اور اسلامی اصطلاح میں جس کا دعوے سے تعلق ہے وہ نبوت اور رسالت ہے۔ پس ان باتوں کو مدنظر رکھ کر تسلیم کرنا پڑیگا کہ حضرت باباناک صاحب کو نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں تھا۔ سکھوں کے مشہور مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"انہوں نے (یعنی حضرت باباناک صاحب نے) اپنے آپ کو بزرگ پیغمبر یا اوتار نہیں مانا اور نہ حکم دیا کہ مجھے اوتار پیغمبر سمجھو"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۳۴۲)

اسی طرح سکھ قوم کے مشہور عالم گیانی شیر سنگھ صاحب کا بیان ہے:- "انہوں نے (یعنی حضرت باباناک صاحب نے) اپنے تئیں پیغمبر یا اپنے آپکو "گورو" نہیں کہا" (گورو گرنتھ اور پنتھ صفحہ ۱۰)

اس سے ظاہر ہے حضرت باباناک صاحب نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے پیغمبر (سنت) ہونے کا دعویٰ نہیں۔ اور سکھ علماء بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ باباجی نے پیغمبری کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ یہ حکم دیا کہ مجھے پیغمبر یا اوتار سمجھو۔ اب اس کی موجودگی میں اگر کوئی آپ کو پیغمبر کے لفظ سے یاد کرتا ہے۔ تو وہ بے جا تعریف اور غلط مدح سرائی کیوں نہیں۔ باقی رہا آپ کا بانی مذہب ہونا جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ باباجی نے پیغمبری کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ تو یہ بات خود بخود حل ہو جاتی ہے لیکن ہم پروفیسر صاحب کی مزید تسلی کے لئے چند ایک ایسے حوالہ جات بھی پیش کرتے ہیں۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سکھ علماء کے نزدیک آپ کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے چنانچہ گیانی گیان سنگھ صاحب کا بیان ہے:- "انہوں نے (یعنی حضرت باباناک صاحب نے) اپنے آپ کو غریب کہلوایا ہے۔ اور فرقہ بھی انہوں نے کوئی الگ نہیں چلایا۔"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۳۴۲)

اسیطرح اداسی فرقہ کے لوگوں کا بھی یہی خیال ہے چنانچہ ان کے ہاں لکھا ہوا ہے "سری بابا ناک جی نے کسی نئے مت کی ستھاپنا نہیں کی" (شردت پرکاش چمتکار ہندی حصہ دوم صفحہ ۱۶۹)

پروفیسر صاحب کسی سکھ سے دریافت فرمائیں کہ جس مذہب کو آج ہمارے سکھ بھائی تسلیم کرتے ہیں۔ وہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا ایجاد کردہ ہے۔ اور حضرت باباناک صاحب اس مذہب سے بہم سال قبل اپنے مالک حقیقی کے پاس جا چکے تھے۔ گورو گوبند سنگھ صاحب کا اپنا قول بھی سکھ لٹریچر میں موجود ہے کہ:- "گورو ناک سے لیکر نو گورو صاحبان نے کوئی نیا مذہب مریادہ نہیں چلائی۔ ایک بھی ہندو مذہب سے گلانی ہوئی۔ تو ہم نے خود پنتھ سنگھوں کا جاری کیا ہے" (دیکھو گور مکھی صفحہ ۳۶۳)

پروفیسر صاحب نے اپنے اس خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آخری کتاب "پیغام صلح" کے ایک حوالہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور ثابت کرنا چاہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی حضرت باباناک صاحب کو آخری اوتار یقین کیا ہے۔ پروفیسر صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت باباناک کو نبی یا رسول تسلیم کیا ہے۔ حضور نے اپنی کتب میں متعدد مقامات پر حضرت باباجی کو مسلمان اور ولی اللہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ لیکن کسی ایک جگہ بھی نبی کے نام سے یاد نہیں کیا۔ بے شک حضور نے باباجی کو ملہم بھی تسلیم کیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ہر ملہم نبی نہیں ہوتا۔ البتہ ہر نبی ملہم ضرور ہوتا ہے۔ پروفیسر صاحب موصوف اگر پیغام صلح کا وہ پورا صفحہ سیاق و سباق ملا کر پڑھنے کی تکلیف گوارا فرماتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ حضرت باباناک صاحب کے متعلق حضور کے الفاظ:-

"بلاشبہ باوا ناک صاحب کا وجود ہندوؤں کیلئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی۔ اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا۔ جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا تھا۔ جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی" (پیغام صلح صفحہ ۔۔۔)

باباناک کی نبوت کو ثابت نہیں کر رہے۔ اگر حضور کا منشاء حضرت باباناک کی نبوت کو پیش کرنا ہوتا تو آپ اس عبارت کو یوں تحریر فرماتے:-

"بلاشبہ باوا ناک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی۔ اور درحقیقت وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا"

پروفیسر صاحب اگر "یوں سمجھو" اور "درحقیقت" کے فرق پر غور کریں گے۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ ان الفاظ سے جو نتیجہ انہوں نے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے وہ غلط ہے۔

باباناک صاحب کی پوزیشن سے متعلق حضور نے واضح الفاظ میں اپنا خیال فرمایا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:- "باوا صاحب نہ صرف عام مسلمانوں کی طرح مسلمان تھے۔ بلکہ ان کو اسلام کے ان اولیاء اور بزرگوں میں سے شمار کرنا چاہیئے جو اس ملک میں گزر چکے ہیں" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۹) اور باباجی کے الہام سے متعلق حضور کا حسب ذیل ارشاد ہے:- "وہ مرد خدا کامل مسلمانوں میں سے ایک مسلمان تھا۔ وہ آریہ قوم میں اس غرض سے پیدا ہوا تھا۔ کہ خدا سے الہام پاکر اسلام کی سچائی کا اقرار کرے۔ اور پھر اس گواہی سے تمام ہندوؤں کو ملزم کر کے قیامت کے دن ان پر نالش کرے" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۳۹)

پروفیسر صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ان کا یہ کہنا کہ مذہب وہی ہے جو حضرت کرشن، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور باباناک نے پیش کیا۔ اسوجہ درست ہے کہ فطرت انسانی کا مذہب ایک ہی ہے یعنے اسلام۔ لیکن اس سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ باباناک کسی مذہب کے بانی تھے۔ اور صرف اس بنا پر ان کو بانیان مذاہب کی فہرست میں

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۵۵ :۔ منکہ محمد اسمٰعیل ولد فضل دین قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹائمنکوٹ ڈاکخانہ دھرم سال ضلع ریاست پونچھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں میرے والد بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۸۰ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری وصیت حادی ہوگی۔

العبد :۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود معرفت ماسٹر محمد الدین صاحب انور محلہ دارالبرکات۔ گواہ شد :۔ حکیم اللہ دتہ امیر جماعت درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد :۔ محمد الدین انور

نمبر ۶۳۵۶ :۔ منکہ زینب زوجہ لال دین صاحب قوم ارائیں عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف مبلغ دو صد ۲۰۰ روپے ہے۔ جو بصورت حق مہر میرے خاوند مسمیٰ لال دین کے ذمہ ہے۔ اسکے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی۔ الامۃ :۔ زینب بی بی (نشان انگوٹھا) محلہ دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد :۔ محمد الدین انور نصرت گرلز سکول قادیان۔ گواہ شد :۔ لال دین خاوند موصیہ قادیان

اِعلانِ نکاح

میرے برادر چودہری سعید احمد صاحب خلف چودہری محمد اسحاق صاحب مرحوم سکنہ محمد نگر لاہور کا نکاح عزیزہ رشیدہ بیگم بنت ملک محمد شریف صاحب سکنہ کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ کیساتھ مبلغ پانصد روپے مہر پر ۱۳ دسمبر ۴۲ء کوٹ رحمت خاں میں مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہوی نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت ہو۔ آمین

بشیر احمد خلف چودہری محمد اسحاق صاحب مرحوم محمد نگر لاہور

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو شروع ہی سے دوائی

عضل الٰہی

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ یہ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام "ھمدرد نسواں" ہے دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان
(S. H. W. LTD.)

اِعلان

"جملہ حصہ داران سٹار ہوزری کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۴۱ء تک کے منافع کے متعلق جن حصہ داران کی طرف سے ہمیں کوئی اطلاع ۱۵ ر فروری ۱۹۴۳ء تک نہ ملیگی۔ اُن کا منافع بذریعہ منی آرڈر بعد وضع کمیشن بھیج دیا جائیگا۔"

مینیجنگ ڈائرکٹر

جناب بشیر احمد صاحب عدن سے تحریر فرماتے ہیں

"مکرمی جناب خانصاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کا خط ملا۔ اور ادویہ بھی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ میں تو حیران ہوں۔ کہ ایسی اعلیٰ ادویہ اور خالص اشیاء آپ اتنی کم قیمت پر کسطرح دے دیتے ہیں۔ میں اتنی دُور بیٹھا ہوں۔ کہ اگر آپ دس روپے بھی چارج کرلیتے تو کر سکتے تھے۔ دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو آپ کی نیت کا ثواب دے۔ اور مزید خدمتِ خلق کی توفیق دے۔"

آپ نے حب ایارج فیقراء کو استعمال کرکے لکھا ہے۔ کہ پیٹ میں اپھارہ اور سختی جو تھی وہ دُور ہوگئی ہے۔ اور پاخانہ صحیح اور باقاعدہ طور پر آجاتا ہے۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ اُن کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے جکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

دواخانہ نورالدینؓ قادیان کی مشہور دوائیں

(۱) دوا "نعمت الٰہی"۔ اولاد نرینہ کے لئے آزمودہ دوا ہے قیمت مکمل کورس عہ ؍

(۲) اکسیر سیلان الرحم سیلان الرحم جس کا دوسرا نام پون اور لیکوریا بھی ہے۔ اس کے لئے یہ دوا نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۲۴ خوراک تین روپے صرف

(۳) سرمۂ مبارک حضرت مولانا نورالدینؓ کی بیاض کا خاص تحفہ۔ یہ سرمہ ککروں۔ آشوب چشم وغیرہ امراض میں مفید ہے۔ قیمت تین ماشہ ۱۲؍

(۴) عنبرین۔ طاقت کی بےنظیر دوا۔ اس دوا سے اعضاء رئیسہ۔ دل و دماغ۔ جگر وغیرہ کو تقویت پہنچ کر قوت کو بڑھاتی ہے۔ اس کا استعمال افزائش خون کیلئے از حد مفید ہے قیمت دس تولہ آٹھ روپے پانچ تولہ چار روپے صرف علاوہ محصولڈاک۔

منگوانے کا پتہ :۔ دواخانہ نورالدینؓ قادیان

کراچی ۲۰ جنوری۔ سندھ گورنمنٹ نے صوبہ سندھ میں تمام گندم کے سٹاکوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے اور سرکاری ایجنسی کے ذریعہ لوگوں میں تقسیم کرنے کے متعلق احکام جاری کر دیئے ہیں۔ ہر اس شخص کو جس کے پاس ۵ من سے زائد گندم موجود ہے۔ حکام کو اطلاع دینی پڑیگی حکام زائد سٹاک پر قبضہ کر لیں گے۔ اور خفیہ سٹاک رکھنے کی اطلاع دینے کے سلسلے میں مخبروں کو انعامات دیئے جائیں گے۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے ان ملازموں کو جن کی تنخواہ سو روپیہ ماہوار تک ہے مہنگائی الاؤنس دیا ہوا ہے۔ اب وہ سو روپیہ تک تنخواہ والے ملازموں کے الاؤنس میں اضافہ کرنے اور سو روپیہ سے زیادہ تنخواہ والے ملازموں کو مہنگائی الاؤنس دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ابھی آخری فیصلہ نہیں ہوا۔

کلکتہ ۲۰ جنوری۔ گورنر بنگال نے ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی سابق وزیر مالیات کے انگریزی پمفلٹ "ہندوستانی جدوجہد کا ایک پہلو" کو ضبط قرار دیا ہے۔ اور اسکی مزید اشاعت، فروخت اور تقسیم ممنوع قرار دی ہے۔

الجزائر ۲۱ جنوری۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جنرل فان آرنیم نے ٹیونس میں جنرل نہرنگ کی جگہ سنبھالی ہے۔ جنرل فان آرنیم ٹینکوں کی لڑائی کا ماہر ہے۔ لیکن اس سے قبل وہ آج تک اس قدر جلیل القدر عہدے پر فائز نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۲۱ جنوری۔ محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ سلومن کے پانیوں میں گوڈال کنار کے جزیرہ میں ۱۳ جنوری سے ۱۷ جنوری کے درمیان ۲۰۰ جاپانی ہلاک کر دیئے گئے۔ جزیرہ شارٹ لینڈ کے علاقہ میں ایک جاپانی جہاز کو غرق کر دیا گیا۔

چنگکنگ ۲۱ جنوری۔ چنگکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جو جاپانی دستے دریائے نانہل کے مغربی کنارے پر ہٹ گئے تھے۔ انہوں نے کمک مل جانے پر دریا پار کرنیکی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہے۔ ہنوا کے علاقہ میں دشمن کی فوجیں شمال کی طرف بڑھ گئیں۔ چینی فوجیں ان کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

لاہور ۲۱ جنوری۔ ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہندو اور سکھ بنیادی طور پر ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان دونوں کا بنیادی کلچر ایک ہے۔ لیڈروں کے اختلافات کے باوجود جب انکی زندگی کا سوال پیدا ہو جائے۔ تو دونوں کا اکٹھا ہو جانا قدرتی اور یقینی ہے۔ یہ دونوں اکٹھے ہی جئیں گے اور اکٹھے ہی مریں گے۔ ہندوؤں کی موت سکھوں کی موت ہے۔ اور سکھوں کی موت ہندوؤں کی موت ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۲۰ جنوری۔ آج فینی پر موجودہ جنگ کا چوتھا ہوائی حملہ ہوا۔ حملہ دن کے وقت ۹ بجے کیا گیا۔ لوگ پناہ گاہوں میں چلے گئے۔ اسلئے نقصان معمولی ہوا۔ جاپانی جہازوں پر شدید گولہ باری کی گئی۔

سٹاک ہالم ۲۰ جنوری۔ جرمن ہائی کمانڈ کے نمائندے نے پہلی بار یہ تسلیم کیا ہے کہ روسی فوجوں کا خود جرمنی کی حدود میں داخل ہونے کا امکان ہے۔ ایک اخباری نامہ نگار کے بیان کے مطابق اس جرمن نمائندے نے کہا کہ اگر یہ حقیقت ہے کہ روسی فوجیں اس مقصد کے لئے آگے بڑھ رہی ہیں۔ تو ہمیں فکرمند ہونے کی زیادہ ضرورت نہیں کیونکہ جرمنی اور روس کے درمیان ابھی کافی علاقہ پڑا ہے لیکن جرمن نمائندے کے اس بیان سے قیاس کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کو یقین ہے کہ روسی پیشقدمی کو موجودہ محاذ سے بہت پیچھے ہی روکا جا سکتا ہے۔

دہلی ۲۱ جنوری۔ آج یہاں مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری نے ترک اخبار نویسوں کے وفد کو لنچ دیا۔ مسٹر روز ویلٹ کے نمائندہ مسٹر ولیم فلپس، پرائیویٹ لیڈی آکن لک اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی مہمانوں میں تھے۔ وفد کے لیڈر نے میزبان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ ترکی اس بات کو کبھی نہ بھولے گا۔ کہ ہندوستان نے اسکی ایسے وقت میں امداد کی تھی۔ جب ترکی ایک آزاد قوم بننے کے لئے نازک دور میں سے گذر رہا تھا۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ نیوگنی میں اتحادی فوجیں سانانندا کے محاذ پر بچی کھچی جاپانی فوجوں کا صفایا کر رہی ہیں۔ اب صرف چار جاپانی چوکیاں باقی ہیں۔ اور ان علاقوں کے پیچھے دشمن کے سب رستے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ نیوگنی کے شمالی کنارے اور ٹیمور میں اتحادی طیاروں نے شدید ہوائی حملے کئے۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ عراق کے وزیر اعظم نوری سعید نے ایک بیان میں کہا۔ کہ عراق کے اعلان جنگ سے عراق اور اتحادی فوجوں میں گہرا میل جول قائم ہو جائے گا۔ جو وحشی اقوام کا شاندار مقابلہ کر رہی ہیں۔ اور آزادی، امن و انصاف کے لئے لڑ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ برطانوی وزیر بحر مسٹر الیگزینڈر نے ایک بیان میں برطانوی تباہ کن جہازوں کی بہت تعریف کی۔ اور کہا۔ کہ دشمن کی آب دوزوں کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے ان جہازوں نے شاندار کام کیا ہے۔ اسوقت پانچ سو سے زیادہ تباہ کن جہاز آب دوزوں کے خطرہ کو دور کرنے پر مامور ہیں۔ آپ نے کہا۔ سنہ ۱۹۴۳ء نازک سال ہوگا۔ دشمن اس سال زیادہ آب دوزوں سے کام لیگا اور نئی نئی چالیں چلے گا۔ ان خطرات کو دور کرنیکا کام بھی برطانیہ کے جہازوں کو کرنا ہوگا۔

دہلی ۲۱ جنوری۔ سہ شنبہ کی رات کو جاپانی طیاروں نے کلکتہ پر جو چھوٹا سا حملہ کیا۔ اس میں چار طیاروں نے حصہ لیا تھا۔ جن میں سے دو برباد کر دیئے گئے۔ ہمارا ایک ہوائی جہاز کام آیا۔ مگر اس کا ہوا باز سلامت ہے۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کی دسویں ہوائی فوج کے طیاروں نے برما میں دشمن کے ریلوے جنکشنوں اور یارڈوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا اور سخت نقصان پہنچایا۔ کئی جگہ دھوئیں کے بادل اٹھتے دیکھے گئے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ تیل کے ذخائر میں آگ لگ گئی۔ کل رات انگریزی ہوائی بیڑے کے طیاروں نے برما میں ٹانگو کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ بیرکوں اور ہوائی جہازوں پر بم گرے اور آگ لگ گئی۔ اکیاب کے جزیرہ پر بھی زوردار حملے کئے گئے۔ بہت سے اور فوجی ٹھکانوں پر بھی بمباری کی گئی۔ ان سب حملوں کے بعد ہمارے سب جہاز واپس آگئے۔

ماسکو ۲۱ جنوری۔ روسی اسوقت پانچ حملے کر رہے ہیں۔ اور ان سب میں ان کو کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ ابھی تک کوئی ایسی بات نہیں جس سے خیال ہو سکے کہ جرمن زور کے جوابی حملے کر رہے ہیں۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسی فوجوں نے جرمن صفوں میں جو دس میل چوڑا شگاف ڈال دیا ہے۔ اسے اور زیادہ وسیع کیا جا رہا ہے۔ ماسکو ریلوے لائن پر دشمن کا جو تھوڑا بہت قبضہ ہے۔ اسے دور کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ویلکی لوکی کے محاذ پر جرمنوں کی قوت مقاومت ختم ہو رہی ہے۔ ماسکو سے روسٹوف جانیوالی ریلوے لائن کو توڑ دیا گیا ہے۔ کاکیشیا سے پیچھے ہٹنے والی جرمن فوجوں کیلئے ہر لحظہ خطرات بڑھتے جا رہے ہیں۔ روسیوں نے حملوں کی جو سکیم تیار کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔

لنڈن ۲۱ جنوری۔ ٹیونس کے شمالی علاقہ میں دشمن کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ وسطی محاذ پر پونٹ ڈوفس کے محاذ پر دشمن فرانسیسی مورچوں میں سات میل تک گھس آیا۔ اتحادی طیارے ہر جگہ دشمن پر شدید حملے کر رہے ہیں۔ سوس کے آس پاس دشمن کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔

قاہرہ ۲۱ جنوری۔ برطانوی آٹھویں فوج نے ٹریپولیٹینیا میں حمص اور ترکونا پر قبضہ کر لیا ہے ترکونا ٹریپولی سے صرف چالیس میل ہے۔ اتحادی طیارے دشمن کی لاریوں اور جہازوں پر سخت حملے کر رہے ہیں۔ سہ شنبہ کی رات کو دور دور تک حملے کئے گئے۔ ٹیونیشیا کے کنارے کے پاس دو جہازوں پر تارپیڈو پھینکے گئے۔ ایک کے تو ٹکڑے اڑ گئے۔ اور دوسرے کو نقصان پہنچا۔ ایک اور جہاز کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ کل بحیرہ ایجین میں بھی دشمن کا ایک جہاز ڈبو دیا گیا۔ رومیل کی افریقن کور ٹریپولی کو خالی کرتی جا رہی ہے۔ اور کنارے کے ساتھ ساتھ مغرب کی طرف پیچھے ہٹ رہی ہے۔

دہلی ۲۱ جنوری۔ ترک اخبار نویسوں کا وفد شنبہ کو علی گڑھ کی سیر کرے گا۔ اور اسی شب پشاور روانہ ہو جائے گا۔

ماسکو ۲۲ جنوری۔ آج صبح ایک خاص اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سخت لڑائی کے بعد روسی فوجوں نے شمالی کاکیشیا میں وارشلوف پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو آرماویر کے چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ کاکیشیا کی تمام ریلوے لائنیں آرماویر سے ہو کر گذرتی ہیں۔ اب مائیکوپ کے تیل کے چشموں کیلئے بھی خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ ایک اور روسی فوج آرماویر پر بڑھ رہی ہے۔ اور اس سے ۳۵ میل ہے۔ روسٹوف پر تین اطراف سے روسی بڑھ رہے ہیں۔ دریائے مانش کو پار کر کے انہوں نے اس رکاوٹ کو دور کر دیا ہے جو روسٹوف پہنچنے میں تھی۔ جرمن ہر جگہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ دو ماہ کی لڑائی میں پانچ لاکھ جرمن مارے جا چکے ہیں اور دو لاکھ پکڑے گئے ہیں۔ سٹالین گراڈ میں بھی روسی جرمن قلعہ بندیوں پر قبضہ کر رہے ہیں۔ روم ریڈیو نے مان لیا ہے کہ روسیوں کو ہر جگہ کافی کامیابی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ ٹریپولی کے ختم ہونے میں اب زیادہ دیر نہیں۔ اور اگر کوئی اچانک رکاوٹ پیش نہ آگئی تو اس پر جلد قبضہ ہو جائیگا۔ دشمن برابر پیچھے کی طرف ہٹ رہا ہے۔ تین روز سے ٹریپولی کا ریڈیو سٹیشن کام نہیں کر رہا۔ سنٹرل ٹیونیشیا میں جرمن اس رستہ کو چوڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے پونٹ ڈوفس کے محاذ پر فرانسیسیوں کے مورچوں میں بنا لیا ہے۔ انہوں نے کچھ پیشقدمی کر لی ہے۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ پچاس فرانسیسی تجارتی جہاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر